Kosovo(کوسووو)اور مانٹینگرو(Montenegro) سے آنے والے وفود کی ملاقات

بعد ازاں سات بجکر 25 منٹ پر ملک کوسووو (Kosovo) اور مانٹینگرو (Montenegro) سے آنے والے وفود کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ سب سے پہلے باری باری وفد کے ممبران نے اپنا تعارف کروایا۔

☆ **ملک Kosovo سے آنے والے ایک دوست Nezir Balaj صاحب** نے بتایا کہ میں پہلی دفعہ آیا ہوں اور حکومتی محکمہ میں کام کرتا ہوں۔ میں نے کل بیعت کی ہے۔ میں کبھی سوچ نہیں سکتا تھا کہ ایسا عظیم الشان جلسہ ہو سکتا ہے۔ اگر جرمنی ملک بھی کرنا چاہے تو نہیں کرسکتا۔ صرف جماعت احمدیہ کی یہ خوبی ہے کہ وہ ایسا عظیم الشان جلسہ کر سکتی ہے، جس میں صرف امن، محبت، پیار اور رواداری ہو۔ ہر ایک دوسرے سے محبت کرے اور کوئی منفی بات نہ ہو۔ اپنے ذہن میں یہ سوچتا ہوں کہ حضور انور پورے یورپ کے صدر ہوں۔ اس پر حضور انور نے فرمایا؛ یورپ تو بہت چھوٹی سی چیز ہے۔ خلافت تو ساری دنیا کے لئے ہے۔ ہمیں حکومتوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم نے روحانی حکومت قائم کرنی ہے اور وہ خلافت ہے۔ یہ دنیا دار صدر تو اس کے مقابل پر کوئی چیز نہیں ہیں۔

موصوف Balaj صاحب نے عرض کیا کہ بیعت کرنے کے بعد میں اپنے اوپر بہت بڑی ذمہ داری محسوس کرتا ہوں۔ کیونکہ بیعت کا مطلب میرے نزدیک اپنی گزشتہ زندگی پر ایک موت وارد کرنا ہے۔ لہٰذا مجھے اس بارہ میں پریشانی لاحق ہے کہ یہ عظیم ذمہ داری کا میں کیونکر اہل ہوسکوں گا۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپ کا خیال درست ہے۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ تمام احمدیوں کو بیعت کی اس ذمہ داری کو سمجھنے کی توفیق عطا ہو۔

کوسووو کے مبلغ نے موصوف Nezir Balaj صاحب کے بارہ میں بتایا کہ وہ کئی ماہ سے زیرِ تبلیغ تھے۔ کچھ دن قبل تک ان کا بیعت کا ارادہ نہیں تھا۔ انہوں نے بتایا کہ قریباً ایک ماہ قبل انہوں نے حضور انور کو خواب میں دیکھا اور گفتگو کی جس میں حضور انور نے ان سے فرمایا کہ ان کی پریشانیاں دور ہوجائیں گی۔ اس خواب کے بعد ان کا بیعت کا ارادہ مضبوط ہوتا گیا اور اب بالآخر جرمنی کے جلسہ پر بیعت کرلی۔

☆ **ایک نو احمدی دوست Beqir صاحب نے بتایا کہ** انہوں نے گزشتہ سال نومبر میں بیعت کی تھی۔ امسال جلسہ سالانہ جرمنی میں شامل ہوئے ہیں۔ جلسہ کے انتظامات سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔ انہوں نے ہر طرف بھائی چارا ہی دیکھا ہے۔ ہر کوئی دوسرے کی مدد کر رہا ہے۔

☆ **بعد ازاں مکرم Emri صاحب** نے عرض کیا کہ انہوں نے جلسہ کے آخری دن حضور انور کی بیعت کی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان سے دریافت فرمایا کہ وہ حضور سے کتنی دوری پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اس پر موصوف نے بتایا کہ ان کا قطار میں چوتھا نمبر تھا۔ موصوف نے بتایا کہ وہ طالبعلم ہیں اور دعا کی درخواست کی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان کیلئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

☆ **ایک احمدی نوجوان Bleart صاحب نے عرض کیا کہ** وہ بزنس میں ماسٹر کر رہے ہیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

☆ **ایک اور نوجوان Ilirian Ibrahimi نے عرض کیا کہ** وہ دو مضامین میں ماسٹرز کر رہے ہیں۔ حضور انور نے خوشنودی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے بعد وہ ہیڈ ماسٹر بن جائیں گے۔

☆ **ملک Montenegro سے ایک دوست Ragip Shaptafi** صاحب پہلی مرتبہ جلسہ سالانہ **جرمنی پر آئے تھے۔ حضور انور سے ملاقات کے دوران کہنے لگے کہ** جلسہ بہت کامیاب رہا ہے۔ مجھے اندازہ نہ تھا کہ اس طرح ہوگا۔ میں نے جو تصور قائم کیا تھا اس سے کئی گنا زیادہ اور عظیم الشان تھا اور بہت اعلیٰ انتظام تھا۔ ہر طرف امن، سکون اور پیار اور محبت تھی۔ اگر کوئی ملک بھی، کوئی حکومت بھی اس قسم کا جلسہ کرنا چاہے تو نہیں کرسکتی۔ یہاں جلسہ میں تو سارا کام رضا کار کر رہے تھے جو ہزاروں میں تھے۔ کہیں بھی اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں اس جلسہ کے بعد محسوس کرتا ہوں کہ اپنے ملک میں جا کر جماعت کیلئے جس قدر کام کرسکتا ہوں کروں اور ان چیزوں کو پھیلاؤں۔ وہاں میں اکیلا ہوں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ یہی حقیقی اسلام ہے جو آپ نے یہاں دیکھا ہے۔ اسی کو وہاں جا کر پھیلائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے دریافت فرمایا کہ وہاں مسلمانوں کی کیا تعداد ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ 10 فیصد مسلمان ہیں اور باقی عیسائی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے استفسار فرمانے پر موصوف نے بتایا کہ ان 10 فیصد میں عموماً سنّی مسلمان ہیں جو Clasical Islam پر چلنے والے ہیں لیکن چند سال سے وہاں پر وہابی اور شدّت پسند مسلمان بڑھ رہے ہیں۔ ابھی چند دن قبل انہی میں سے ایک بیٹے نے اپنے باپ کو اس لئے قتل کر دیا تھا کیونکہ باپ نے شراب پی رکھی تھی۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ تو اسلام نہیں ہے۔ اوّل تو یہ کہ قرآن مجید میں کہیں پر بھی شراب کی یہ سزا نہیں لکھی کہ شراب پینے والے کو قتل کر دیا جائے۔ بے شک اسلام نے شراب کو حرام قرار دیا ہے اور اس کے بیچنے، پینے اور پلانے کو ناجائز قرار دیتا ہے لیکن ان کاموں کے خلاف کیا سزا دینی ہے؟ یہ حکومت کا کام ہے انفرادی کام نہیں۔ دراصل یہ حدود بھی معاشرہ کا امن قائم رکھنے کے لئے ہیں کیونکہ شراب کے نشہ میں انسان سے جرائم اور ظلم سرزد ہوتے ہیں۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ شدت پسند مسلمانوں کی کتنی تعداد ہے؟ اس پر موصوف نے بتایا کہ بہت تھوڑے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اتنے تھوڑے ہو کر بھی انہوں نے سارے ملک کو پریشان کر رکھا ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اسلام کا کام امن اور سلامتی مہیا کرنا ہے، نہ یہ کہ گناہ کو مٹانے کے نام پر ظلم کو پھیلایا جائے۔

موصوف نے بتایا کہ وہ مسلمان ہیں اور ان کی زندگی مشکلات سے پُر رہی ہے۔ دو سال انہیں ایک غلط الزام پر جیل میں بھی رہنا پڑا تاہم بعد میں کورٹ نے انہیں نہ صرف اس الزام سے بری قرار دیا بلکہ ایک معمولی معاوضہ دیتے ہوئے ان کے سابقہ عہدہ پر بحال بھی کر دیا۔

اس پر حضور انور نے فرمایا کہ جب آپ کی براءت بھی ہوگئی اور کام پر بحالی بھی تو یہ بہت اچھی بات ہے۔

ان دونوں وفود کی ملاقات کا یہ پروگرام آٹھ بجے اپنے اختتام کو پہنچا۔ آخر پر ان وفود کے ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرفِ مصافحہ حاصل کیا اور تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

وفد کے ممبران فرطِ عقیدت سے حضور انور کے ہاتھ چومتے اور اپنے سینوں سے لگاتے۔